AHADITH OF HIDAYAH AN EDUCATIONAL AND RESEARCH REVIEW

ہدایہ کی احادیث ایک علمی و تحقیقی جائزہ

Dr. Sardar Ahmed, Assistant Professor, Dept. of Arabic, Federal Urdu University, Karachi.
Dr. Khalil Ahmed, Assistant Professor, Dept. of Arabic, Federal Urdu University, Karachi.

ABSTRACT: *The book, Hidayah, is an authentic book of Fiqh Hanfi, which is written by a valid and authentic Faqeeh, Mohaddis, and principalistic Aalim, Burhanuddin Ali Bin Abi Bakar Marghinani. Ibn e Kamal Pasha ranked him 5th in the seven Classes of (priority list) Fuqahaa. For eight centuries, this book has been equally useful and famous reference and source for Ulamaa, Fuqahaa, and students. There is plenty of rational arguments and copy/written arguments (Qura'an o Hadees). There's no decrease in the importance of this book even after passing of several decades. And in the classrooms of ages of science and in advocacy department, its help is taken. But some non-scientific critics are misunderstood about the Ahaadees in the Book. For this reason, in this article a research and critical review of Ahaadees of the book Hidayah is presented.*

KEYWORDS: *Hidayah, Fiqh Hanfi, Qura'an o Hadees, Ibn e Kamal Pasha, Burhanuddin Ali Bin Abi Bakar.*

کلیدی الفاظ: ھدایہ، اہل ترجیح، موضوع، لم اجدہ، نعمانی

صاحب ہدایہ نے مسائل کے سلسلہ میں جن احادیث و آثار سے استدلال کیا ہے بعض حضرات کو ان کے متعلق ضعف کا اور صاحب ہدایہ کی قلت نظر کا شبہ ہوتا ہے اور اسی شبہ کی بناپر انہوں نے ہدایہ کی بعض احادیثوں کو موضوع اور جعلی قرار دیا جن کی تعداد بعض حضرات نے تین ذکر کی ہے، حالانکہ صاحب ہدایہ کا شغل حدیث کوئی کم نہیں تھا وہ ایک جلیل القدر محدث اور بلند پایہ حافظ الحدیث تھے پھر ان کی نقل کردہ احادیث کو کیسے ضعیف یا موضوع قرار دیا جا سکتا ہے جبکہ وہ احادیث تمام ائمہ متقدمین کی کتابوں میں منقول ہیں۔ مثلا: صاحب ہدایہ نے اپنی کتاب ہدایہ جلد اول فصل فی بیان المحرمات [1] میں مندرجہ ذیل حدیث ذکر کی ہے "من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يجمعن ماءه في رحم اختين" اور اس حدیث کے متعلق صاحب حقیقۃ الفقہ (مؤلفہ محمد یوسف جے پوری) نے یہ بات لکھی ہے کہ یہ روایت ثابت نہیں۔[2]

اصل بات ذکر کرنے سے پہلے ہم "ہدایہ" اور صاحب ہدایہ کے بارے میں چند باتیں اختصار کے ساتھ عرض کر دیتے ہیں کہ صاحب ہدایہ چھٹی صدی ہجری کے ایک انتہائی فقیہانہ، محدثانہ اور مجتہدانہ صلاحیتوں کے مالک ایک بہت بڑے صاحب علم ہیں چنانچہ صاحب ہدایہ کی اس علمی قدر و منزلت کا ہم اندازہ اس سے بھی کر سکتے ہیں کہ ابن کمال پاشا رحمہ اللہ نے آپ کو فقہاء کے سات طبقات میں سے پانچویں طبقہ (اہل ترجیح) میں شمار کیا ہے۔ اہل ترجیح سے مراد اہل علم کا وہ طبقہ ہے جو متقدمین فقہاء کرام سے کسی مسئلہ میں منقول مختلف روایات میں سے کسی ایک روایت کو روایت یا درایت کے اعتبار سے ترجیح دیتا ہے کہ یہ روایت نقل کے زیادہ موافق ہے، یا قیاس کے قریب ہے یا

اس میں لوگوں کے لیے آسانی ہے، علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہدایہ میں اتنی کثرت سے احادیث کا ہونا اس بات پر واضح دلالت کرتا ہے کہ آپ ایک عظیم محدث اور حافظ الحدیث بھی تھے۔[3] نیز جس طرح درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور استاد اپنے شاگردوں سے اسی طرح کسی بھی علمی شخصیت کا ہم اندازہ اس کی کسی کتاب سے لگا سکتے ہیں جب ہدایہ فقہ حنفی کی ایک انتہائی پایہ کی کتاب ہے تو اس سے صاحب ہدایہ کا مقام اور مرتبہ کا بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

"ہدایہ" فقہ حنفی کی ایک انتہائی معتبر اور معتمد علیہ کتاب ہے جو صدیوں سے علماء احناف ہی نہیں بلکہ دیگر مذاہب کے علماء کے لیے بھی فقہی اعتبار سے مرجع ومصدر رہی ہے اور مرور زمانہ کے باوجود آج تک اس کی اہمیت کم نہیں ہوئی، "ہدایہ" کتاب کی اہمیت کے پیش نظر مدارس دینیہ میں تو یہ کتاب سبقاً پڑھائی جاتی ہے، عصری علوم کے اداروں میں بھی اس کتاب کو داخل نصاب کیا گیا ہے اور انتہائی ضروری حالات میں اس کتاب کو بطور حوالہ کے پیش کیا جاتا ہے۔ وکلاء، ججز اور وکالت کی پیشہ وارانہ تعلیم میں اس کتاب کی اہمیت آج بھی مسلمہ ہے، کسی بھی لاء کالج اور یونیورسٹی کا طالب علم یا استاد اس کتاب سے لابلد اور مستغنی نہیں رہ سکتا۔ امام الہند علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میں ہر کتاب کے مخصوص طرز پر کچھ نہ کچھ لکھ سکتا ہوں مگر چار کتابوں جیسی کتاب لکھنے سے عاجز ہوں :قرآن پاک، بخاری شریف، مثنوی اور ہدایہ۔[4] مشہور شارح ہدایہ محمود بن أحمد بن موسی الحنفی المعروف علامہ عینی (التوفی: 855ھ) فرماتے ہیں کہ کتاب "ہدایہ" اپنی مقبولیت وافادیت کی بنا پر ہر زمانہ میں اہل علم کی نظروں کا محور رہی، ہر زمانے میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد اسے سمجھنے اور اس کے لطائف ومعارف پر غور کرنے میں مشغول رہی، یہی وجہ ہے کہ عربی، اردو اور فارسی زبان میں 50 سے زائد اس کی شروحات منظر عام پر آچکی ہیں۔ صاحب ہدایہ ہر مسئلہ کی پہلے نقلی دلیل قرآن وحدیث سے نقل کرتے ہیں، پھر عقلی دلیل سے اس کو ثابت کرتے ہیں۔

صاحب ہدایہ سے منقول ہے کہ ابتداء ہی سے ان کو اس بات کی فکر اور آرزو تھی کہ فقہ حنفی سے متعلق ایک ایسی کتاب ہونی چاہیے جو عبارت کے اعتبار سے مختصر ہو اور تمام اہم مسائل پر حاوی ہو، لہذا انہوں نے مختصراً "بدایۃ المبتدی" کے نام سے ایک کتاب لکھی پھر اس کی شرح "کفایۃ المنتھی" 80 جلدوں میں تحریر فرمائی، چونکہ یہ شرح کافی طویل تھی اور اس سے استفادہ کرنا ہر طالب کے لیے آسان نہیں تھا اس لیے پھر صاحب ہدایہ نے اس کا اختصار چار جلدوں میں کیا جس کو "ہدایہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جس طرح امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری تصنیف کرتے وقت ممکنہ حد تک ہر بات کا اہتمام فرمایا تھا کہ ہر حدیث لکھنے سے پہلے غسل کیا دو رکعت پڑھ کر استخارہ کیا پھر مکمل شرح صدر کے بعد اس حدیث کو لکھتے اسی طرح صاحب ہدایہ کے بارے میں یہ منقول ہے کہ "ہدایہ" آپ نے تیرہ سال میں تصنیف فرمائی اور اس پورے عرصے میں آپ نے بلاناغہ روزے رکھے، خادم کھانا لے کر آتا تو آپ چپکے سے اسے صدقہ کر دیتے خادم یہ سمجھتا کہ کھانا آپ نے ہی تناول فرمایا، ان ہی صفات کی بنا پر اللہ تعالی نے آپ کی کتاب "ہدایہ" کو غیر معمولی قبولیت سے نوازا۔ [5]اس کتاب میں صاحب ہدایہ نے روایت اور درایت کو جمع کیا اور ہر باب کے تحت اصولی مسائل ذکر کیے اور زوائد سے احتراز کیا، اکثر

مسائل امام محمد بن الحسن الشیبانی کی کتاب "الجامع الصغیر" اور امام قدوری کی "المختصر القدوری" سے اخذ کیے اور بہت کم مسائل ان کتب کے علاوہ سے نقل کیے۔[6] اصولی بات یہ ہے کہ جو روایت حاملان دین کے کسی خاص طبقہ میں مقبول و متداول ہو اور قراء، مفسرین ،فقہاء،اصولین، صوفیاء اور متکلمین کے ارباب نقل اس کو اپنی کتابوں میں نقل کرتے آئے ہوں تو ایسی روایتوں کو حدیث کی متداول کتابوں میں نہ پاکر جھٹ سے ان کے موضوع اور جعلی ہونے کا فتوی صادر نہیں کر دینا چاہیے ہو سکتا ہے کہ وہ روایت حدیث کی ان کتابوں میں ہو جو اس وقت ہمارے پیش نظر نہیں، چنانچہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے حدیث "اختلاف امتی رحمۃ" کے بارے میں یہی فرمایا ہے۔

ولعله خرج في بعض كتب الحفاظ التي لم تصل إلينا[7] غالبا اس حدیث کی تخریج حفاظ حدیث کی بعض ایسی تصانیف میں ہو جو ہم تک نہیں پہنچیں۔اسی طرح صاحب ہدایہ نے جو احادیث ذکر کی ہیں اگر ان احادیث کی تخریج کرنے والے حضرات کو کوئی حدیث نہیں مل سکی اور انہوں نے اپنے علم کی بناء پر اس حدیث کے بارے میں "لم اجدہ" فرمایا ہے تو اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہ حدیث ہی سرے سے موضوع اور جعلی ہے کیونکہ وہ تو اپنے تتبع اور تلاش کی اطلاع دیتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث نہیں مل سکی ممکن ہے کہ وہ روایت حدیث کی دوسری کتابوں میں موجود ہو، چنانچہ خود حافظ ابن حجر کی تصریح اس سلسلہ میں ملاحظہ ہو جس کو محدث شیخ علامہ ابراہیم بن حسن کردی کورانی شافعی نے "المسلک الوسط الدرانی الی الدرر الملتقط للصنعانی" میں حافظ جلال الدین سیوطی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ: میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی سے ایک بار ان احادیث کے بارے میں سوال ہوا جن کو ہمارے ائمہ اور ائمہ حنفیہ کتب فقہ میں بطور استدلال بیان کرتے ہیں مگر وہ حدیثین کتب حدیث میں نہیں ملتیں،اس پر موصوف نے فرمایا کہ حدیث کی بہت سی کتابیں بلکہ اکثر مشرقی ممالک میں فتنوں اور ہنگاموں کی نذر ہو کر نابود ہو چکی ہیں اس لیے عین ممکن ہے کہ یہ حدیثین ان کتابوں میں مروی ہوں اور وہ کتابیں ہم تک نہ پہنچ سکی ہوں غرض حافظ ابن حجر نے ان روایات کے بارے میں جو حدیث ان کتابوں میں جو اس وقت لوگوں کے ہاتھ میں موجود تھیں نہیں ملتی تھیں اسی احتمال کی بنا پر ان کے بے اصل ہونے کا فیصلہ نہیں فرمایا حالانکہ حافظ موصوف کے بارے میں علماء کی شہادت یہ ہے کہ وہ اپنے زمانے میں حدیث کے سب سے بڑے حافظ تھے۔

ہم اس سلسلہ میں حضرت الاستاذ مولانا محمد عبد الرشید صاحب نعمانی رحمہ اللہ متوفی 1999 کی تحقیق انیق کو ذکر کرنا بہت ہی مناسب سمجھتے ہیں امید ہے ان کی تحریر سے صاحب ہدایہ اور ان کی کتاب کے بارے میں پائے جانے والے تمام شکوک و شبہات کا ازالہ ہو جائے گا، مولانا موصوف لکھتے ہیں: علامہ کفوی نے "کتاب اعلام الاخیار فی طبقات فقہاء مذہب النعمان المختار" (اس کا نسخہ ہندوستان میں ٹونک کے کتب خانہ میں موجود ہے) میں صاحب ہدایہ کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ وہ امام فقیہ، حافظ، محدث، مفسر، علوم کے جامع، فنون کے ماہر، متقن محقق صاحب نظر دقیقہ بین تھے، زاہد، پرہیزگار، فائق الاقران، فاضل ماہر، اصولی، ادیب اور شاعر تھے، آنکھوں نے ان

جیسا اور نہیں دیکھا تو پھر کیا ایسے جلیل القدر امام کی شان یہ ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی کتاب میں ایسی ضعیف روایتوں کو درج کرنا اپنا وطیرہ بنالیں جو قابل احتجاج نہ ہوں لیکن اصل مصیبت یہ ہے کہ تاتار کے حادثہ میں مشرقی ممالک میں اسلام کے کتب خانوں کو ختم کر دیا گیا اور بہت سی کتابیں ایسی ناپید ہو گئیں کہ ان کا نام ونشان تک آج باقی نہیں رہا اور صاحب ہدایہ اور ہمارے دیگر علماء جیسے شمس الائمہ سرخسی "مبسوط" میں اور ملک العلماء علاء الدین کاسانی "بدائع الصانع" میں احادیث اور آثار کے نقل کرنے میں ہمارے قدماء ائمہ کی تصانیف پر اعتماد کرتے ہیں، پھر بعد میں جب متاخرین حفاظ آئے تو انہوں نے موجودہ کتابوں سے ان احادیث کی تخریج شروع کی اور جب کسی حافظ حدیث کو مطلوبہ حدیث ان موجودہ کتابوں میں نہ مل سکی تو اس بنا پر اس نے یہ کہہ دیا کہ مجھے یہ حدیث نہیں مل سکی، اب معترضین حضرات جن کے دل میں فقہاء کی عظمت نہیں ان حضرات کے بارے میں یہ بدگمانی کرنے لگ گئے اور بے دھڑک اپنے منہ سے یہ کہنے لگے کہ ان فقہاء کا تو طریقہ ہی اپنی کتابوں میں ضعیف روایتوں کو ذکر کرنا ہے حالانکہ اس کا سبب صرف کتب متقدمین پر عدم اطلاع ہے پھر حفاظ تو صرف یہ کہتے ہیں کہ یہ روایات ہمیں نہیں مل سکیں اور ان پر ضعف کا حکم نہیں لگاتے۔(مقالہ بینات:1398ھ)

صاحب ہدایہ اور ہمارے سادات حنفیہ کو چھوڑیے خود امام بخاری کی تعلیقات میں بہت سی ایسی روایات ہیں کہ جن کو متاخرین حفاظ نہیں پاسکے، حافظ ابن حجر عسقلانی ہی کو دیکھیے جنہوں نے اپنی تمام عمر صحیح بخاری کی خدمت میں فنا کر دی، امام بخاری کی روایت "ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق السبیعی عن ابیہ عن ابی اسحاق حدثنی عبدالرحمن بن الاسود" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مجھے یہ نہیں ملی۔[8] اور دوسری روایت "موسی عن مبارک عن الحسن قال اخبرنی ابو بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخوف اللہ بہ عبادہ" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اب تک مجھے یہ روایت نہیں مل سکی۔[9] اور تیسری روایت "ابن سیرین وابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا کلب غنم او حرث او صید"[10] کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ابن سیرین کی روایت تلاش بسیار کے بعد بھی مجھے معلوم نہیں ہو سکی اور اس قسم کی روایتیں بہت ہیں بطور نمونہ کے یہی کافی ہیں، اور جو شخص ان تمام روایتوں کو معلوم کرنا چاہے تو فتح الباری کی طرف مراجعت کرے اب کیا ایسی صورت میں کسی کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ کہے کہ امام بخاری بھی ضعیف روایتوں کو لانے کے عادی تھے۔ مذکورہ بالا عبارت سے جہاں صاحب ہدایہ کی عظمت، قدر و منزلت اور محدثانہ وفقیہانہ شان کا اندازہ ہوتا ہے وہاں یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ انہوں نے ہدایہ میں جو حدیثیں نقل فرمائی ہیں وہ ضعیف نہیں بلکہ وہ تمام حدیثیں اصل میں ائمہ متقدمین کی کتابوں سے منقول ہیں اور ان ہی پر اکتفاء کرتے ہوئے صاحب ہدایہ اور دوسرے فقہاء نے ان روایتوں کو اختصار کے پیش نظر بدون سند اپنی کتابوں میں ذکر کر دیا ہے چنانچہ حافظ قاسم بن قطلوبغا "منیۃ الالمعی فیما فات من احادیث الہدایۃ للزیلعی" کے مقدمہ میں فرماتے ہیں۔

ہمارے متقدمین علماء مسائل فقہیہ اور ان کے دلائل کا احادیث نبویہ سے اپنی اسانید کے ساتھ املاء کراتے تھے جیسا کہ امام ابو یوسف نے "کتاب الخراج" اور "امالی" میں اور امام محمد نے "کتاب الاصل" اور "کتاب السیر" میں اور اسی طرح امام طحاوی، خصاف، ابو بکر رازی اور کرخی نے اپنی اپنی تصانیف میں کیا ہے البتہ مختصرات کی املاء اس سے مستثنی ہے بعد میں وہ حضرات آئے جنہوں نے

متقدمین کی کتابوں پر اعتماد کیا اور ان حدیثوں کو بغیر سند اور حوالہ کے اپنی تصانیف میں درج کر دیا پھر لوگ انہی تصانیف پر متوجہ ہو گئے۔[11] اور اس بات کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ یہی حدیث "من کان یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلا یجمعن مأءہ"[12] صاحب بدائع الصنائع نے بھی نقل کی ہے جس سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ ان حضرات نے جو احادیث اپنی کتابوں میں ذکر کی ہیں ان کی اصل متقدمین کی کسی نہ کسی کتاب میں ضرور پائی جاتی ہے جو ہمیں دستیاب نہیں ہو سکی۔

چنانچہ حافظ زیلعی اور حافظ ابن حجر عسقلانی وغیرہ جو ہدایہ کی احادیث کی تخریج کرنے والے ہیں متعدد احادیث کے بارے میں لکھ دیتے ہیں کہ وہ ان کو نہ مل سکیں حالانکہ وہ روایات امام محمد کی "کتاب الآثار" اور "مبسوط" وغیرہ میں موجود ہوتی ہیں اور یہ کچھ ہدایہ کی خصوصیت نہیں خود بخاری کی تعلیقات میں بھی بہت سی ایسی روایات موجود ہیں جو حافظ صاحب کو نہ مل سکیں اور انہیں اس کی صراحت کرنی پڑی۔ جس کی اصل وجہ وہی ائمہ متقدمین کی کتابوں کا فقدان ہے ورنہ امام بخاری اور صاحب ہدایہ کی شان اس سے بڑھ کر ہے کہ ان کے متعلق کسی بے اصل روایت کے بیان کرنے کا شبہ کیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ متاخرین فقہاء کو متقدمین کی کتابوں پر ایسے ہی اعتماد تھا جیسے کہ امام بغوی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو صحاح ستہ پر تھا اور جس طرح کہ امام بغوی نے "مصابیح السنۃ" میں اور شاہ ولی اللہ نے "حجۃ اللہ البالغۃ" میں ان کی کتابوں کی روایات کو بلا سند حوالہ درج کر دیا ہے، اسی طرح ان حضرات نے اپنے ائمہ کی روایات کو بلا سند و حوالہ درج کر دیا ہے اسی طرح ان حضرات نے اپنے ائمہ کی روایات کو اپنی تصانیف میں جگہ دی ہے، بعد میں جب فتنہ تاتار میں اسلامی دنیا کی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور بلاد عجم سے لے کر دار الخلافۃ بغداد تک مسلمانوں کے جتنے علمی مراکز تھے۔ایک ایک کر کے تباہ و برباد ہو گئے تو متقدمین کا علمی سرمایہ بہت کچھ ضائع ہو گیا اور بہت سی کتابیں جو پہلے متداول تھیں بالکل معدوم ہو گئیں یہی وجہ ہے کہ متاخرین حفاظ حدیث کو جنھوں نے ہدایہ وغیرہ کی احادیث کی تخریج کی ہے متعدد روایات کے بارے میں یہ تصریح کرنی پڑی کہ یہ روایت ان لفظوں میں ہمیں نہ مل سکی کیونکہ ان ارباب تخریج نے ان روایتوں کو متقدمین ائمہ حنفیہ کی تصانیف میں تلاش کرنے کی بجائے محدثین مابعد کی ان کتابوں میں تلاش کیا جو ان کے عہد میں متداول و مشہور تھیں۔اس سے بعض لوگوں کو صاحب ہدایہ کے متعلق قلت نظر اور ان حدیثوں کے متعلق ضعف کا شبہ ہونے لگا۔[13]

غرض صاحب ہدایہ نے جو احادیث "ہدایہ" میں ذکر کی ہیں ان کی اصل کسی نہ کسی کتاب میں ضرور ہے گو ہدایہ کی احادیث کی تخریج کرنے والوں کو نہ مل سکیں جیسا کہ امام بخاری کی بہت سی تعلیقات اور امام ترمذی کی مافی الباب کی بہت سی روایات کا ابھی تک اہل علم حضرات کو سرے سے کچھ پتہ نہ چل سکا۔ نیز کبھی کبھی محدثین روایت بالمعنی بھی کر دیتے ہیں اس لیے عین ممکن ہے کہ یہ حدیث بھی روایت با لمعنی کے قبیل سے ہو، چنانچہ حافظ ابن حجر اس روایت کی تخریج کرتے وقت فرماتے ہیں کہ "لم اجدہ" (مجھے یہ حدیث نہیں مل سکی) پھر فرماتے ہیں۔اس باب میں ام حبیبہ کی حدیث ہے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میری بہن سے نکاح کر لیجیے، آپ نے فرمایا کہ تمہاری بہن میرے لیے حلال نہیں ہے۔[14] فیروز دیلمی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اسلام

لا چکا ہوں اور میرے عقد میں دو بہنیں ہیں آپ نے فرمایا کہ ان میں سے جس ایک کو چاہو طلاق دیدو اس حدیث کی تخریج ابو داود، ترمذی اور ابن ماجہ نے کی ہے اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے۔[15] اسی طرح کئی مقامات پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "لم اجدہ بہذا اللفظ"، "ولم اجدہ ہکذا" و" بالمعنی روی فلان" وغیرہ وغیرہ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب ہدایہ بعض موقع پر روایت بالمعنی کردیتے ہیں لہذا اتنے بڑے امام پر وضع حدیث کا الزام کس طرح بھی صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح بعض علماء نے "ا لنکاح الی العصبات"[16] سے متعلق فرمایا کہ اس کا بھی کتب حدیث میں پتہ نہیں اور اس کے الفاظ بھی موضوع حدیث ہونے کی طرف مشعر ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے "الدرایۃ فی تخرج احادیث الہدایہ" میں اس حدیث کی تخریج کے وقت یہ فرمایا ہے "لم اجدہ" (یہ روایت مجھے نہیں مل سکی)[17] لیکن ان کے عدم وجدان کی بناء پر اس حدیث کے موضوع ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا جیسا کہ اس سلسلہ میں ان کی تصریح ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ اس بارے میں صاحب ہدایہ کی کیا تخصیص ہے کیونکہ صحیحین کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں بھی بعض ضعیف اور موضوع روایات موجود ہیں تو کیا اس بناء پر تمام کتابوں کو غیر معتمد قرار دیا جائے گا حتی کہ صحیح بخاری میں امام بخاری نے جو تعلیقات ذکر کی ہیں، ان کا بھی یہی حال ہے کہ کئی مقامات پر حافظ ابن حجر نے "لم اجدہ" فرمایا ہے جیسا کہ پہلے گذرا تو اگر ہدایہ کی بعض روایات بعد میں آنے والے محدثین کو نہ مل سکیں اور اس بناء پر ان پر وضع حدیث کا الزام لگایا جا سکتا ہے تو پھر امام بخاری بھی اس الزام سے پاک قرار نہیں دیے جا سکتے جبکہ عامۃ الناس آنکھیں بند کر کے بخاری کی جملہ روایات کو نص قطعی سے کم نہیں جانتے۔ آخر میں ہم ان کتب کا ذکر کرتے جن میں ہدایہ کی احادیث کی تخریج کی گئی ہے یہ کتب تخریج اس بات پر ایک واضح دلیل ہے کہ صاحب ہدایہ نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان کی اصل کتب حدیث میں موجود ہے ورنہ کیسا ممکن تھا کہ سوائے چند روایات کے باقی تمام روایات کی احادیث نبویہ اور آثار صحابہ سے تخریج کی گئی اور ان معدودے روایات کی تخریج نہیں کی گئی، اس بارے میں پانچ معروف کتب درج ذیل ہیں:

1۔۔۔ الکفایۃ فی معرفۃ احادیث الہدایۃ (علاء الدین علی بن عثمان المعروف بابن الترکمانی الماردینی المتوفی: 750ھ)۔

2۔۔۔ تخریج احادیث الہدایۃ والخلاصۃ (علاء الدین علی بن عثمان المعروف بابن الترکمانی الماردینی المتوفی: 750ھ)۔

3۔۔۔ نصب الرایۃ لاحادیث الہدایۃ (مصنف: جمال الدین عبداللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی: المتوفی 762ھ)

4۔۔۔ الدرایۃ فی منتخب تخریج احادیث الہدایۃ (احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی: 852ھ)

5۔۔۔ منیۃ الالمعی فیما فات من تخریج احادیث الہدایۃ للزیلعی (قاسم بن قطلوبغا زین الدین الفقیہ الحنفی: المتوفی 879ھ)[18]

حوالہ جات

1۔ ہدایۃ، علي بن أبي بکر بن عبد الجلیل الفرغاني المرغیناني، أبو الحسن برھان الدین (المتوفی: 593ھ)، تحقیق: طلال یوسف، دار احیاء التراث العربي- بیروت- لبنان: ج1 ص187۔

2۔ حقیقۃ الفقہ: ادارہ اشاعت دین آف مومن پورہ بمبئ: ص116۔

3۔ مقدمۃ الناشر، ہدایہ اول: علی بن ابی بکر الفرغانی المرغینانی، ناشر مکتبۃ البشری ص18 الطباعۃ1438ھ 2017ء۔

4۔ احسن الہدایۃ: عبد الحلیم قاسم بستوی، مکتبہ رحمانیہ ج1 ص59۔

5۔ اشرف الہدایۃ: جمیل احمد سکروڈھوی، مکتبہ رحمانیہ ج1، ص110۔

6۔ مقدمۃ الناشر، ص19۔

7۔ کشف الخفاء ومزیل الإلباس، إسماعیل بن محمد بن عبد الهادي الجراحي العجلوني الدمشقي، أبو الفداء (التوفی: 1162ھ)، تحقیق: عبد الحمید بن أحمد بن یوسف بن هنداوي، المكتبة العصرية، ط: الأولى، 1420ھ–2000م: ج1 ص76۔

8۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري، أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني الشافعي، دار المعرفة - بيروت، ج1 ص22۔

9۔ فتح الباری: ج2، ص536۔

10۔ فتح الباری: ج5، ص6۔

11۔ ابن ماجہ اور علم حدیث: علامہ عبد الرشید النعمانی، مکتبہ نور محمد آرام باغ، ص191۔

12۔ ہدایہ: ج1، ص187۔

13۔ امام ابن ماجہ اور علم حدیث: ص197۔

14۔ بخاری: محمد بن اسماعیل البخاری: ج7، ص9۔

15۔ نصب الرایۃ: عبداللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی: ج3، ص169۔

16۔ ہدایہ: ج1، ص193۔

17۔ الدرایۃ: احمد بن علی بن حجر العسقلانی: ج2، ص62۔

18۔ مقدمۃ الناشر، ص21۔

REFERENCES:

1…Hidaya Ali bin abi bakar bin abdul jalil al farghani al marghenani ,abul hasan burhanuddin(al mutawaffa:593)thkik talal yousuf,dar ihyaut turas al arbi,bairoot,libnan:1/187.

2…hakikatul Fiqh: Idara ishaate deen of mominpora Mumbai page:116

3…Fat'hul Bari: Ahmed bin al ibn hajar al asqalani mktaba shamila1/22

4…Mukadmatun Nashir Hidaya awwal Ali bin Abi Bakar al farghani al murghenani maktabaul bushra page 18 p 1438h 2017.

5...Ahsanul hidaya Abdul Haleem Qasim bastawi maktaba rahmania1/59.

6… Ashraful hidaya jamil Ahmed Sakhrodwi maktaba rehmania1/110.

7… Mukadmatun nashir19.

8…kashful al khifa wmuzeelul ilbas,Ismail bin Muhammad bin abdul hadi al jarahi al ajloni al damishqi,abul fida(al mutawaffa:1162)

9… Fathul Bari shrah sahi bukhari,Ahmed bin Ali bin hajar abul fazal al asqalani al shafi,darul marifat bairoot,1/76.

10…Fathul Bari 2/536.

11…Fathul Bari mktaba shamila5/6
12… Ibne maja aur ilm hadees: Allama Abdur Rasheed al Nomani Makataba Noor Muhammad aaram bagh page 191.
13…Hidaya 1/187.
14… Ibne maja aur ilm hadees page 197.
15…Bukhari Muhammad bin ismail al bukhari7/9.
16…Nasbur raya Abdullah bin yousuf bin Muhammad al zeelai 3/169.
17… Hidaya 1/193.
18…Al diraya Ahmed bin al ibn hajar al asqalani 2/62.
19… Mukadmatun nashir page21.